السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنی کتابوں مثلاً نورالعینین فی اثبات رفع الیدین وغیرہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام سے رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین ترک کرنا ثابت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں حنفیہ کی سب سے مشہور دلیل: ''حدیث سفیان الثوری عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود'' کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے، وجہ یہ ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ ثقہ فقیہ عابد ہونے کے ساتھ ساتھ مدلس بھی تھے۔ وہ یہ روایت ''عن'' کے ساتھ روایت کر رہے ہیں۔ اصول حدیث کا مسئلہ ہے کہ مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے لہٰذا یہ روایت اصولِ حدیث کی رو سے ضعیف ہے۔ اس کا جواب ابوبلال محمد اسماعیل جھنگوی دیوبندی نے اپنی کتاب ''تحفۂ اہل حدیث'' حصہ دوم، (ص ۱۵۵) میں اس طرح دیا ہے کہ صحیح بخاری میں سے سفیان ثوری کی دس روایات پیش کی ہیں جنھیں سفیان ثوری رحمہ اللہ عن سے روایت کر رہے ہیں۔ کیا جنگوی کی ذکر کردہ ان روایات میں سماع کی تصریح یا متابعت ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان تمام روایات میں متابعت یا تصریح سماع ثابت ہے۔ الحمدللہ

ہمارے دوست محترم ابوثاقب محمد صفدر بن غلام سرور حضروی نے اسماعیل جھنگوی مذکور کو کافی عرصہ پہلے ایک خط لکھا تھا۔ جس میں ص ۲ پر یہ لکھا تھا:

''آپ نے ص ۱۵۵ پر صحیح البخاری کی دس روایات لکھی ہیں۔ کیا آپ کا دعویٰ ہے کہ ان روایات میں سفیان ثوری کی تصریح سماع یا متابعث قطعاً ثابت نہیں ہے؟ اگر آپ کا یہ دعویٰ ہے تو یہ دعویٰ لکھیں اور اس پر اپنے چند ''مسند علماء'' سے بھی دستخط کروا کر مجھے بھیج دیں۔ مثلاً سرفراز خان صفدر، امین اوکاڑوی صاحب، تقی عثمانی صاحب وغیرہم، میں ان شاء اللہ ان تمام روایات میں متابعت یا سماع کی تصریح ثابت کروں گا والحمدللہ۔''''

اس خط کا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اب جھنگوی کی روایات مذکورہ پر تبصرہ پیش خدمت ہے:

(صحیح بخاری باب علامۃ المنافق ج ۱ ص ۱۰ (ح ۳۴) اس روایت میں سفیان ثوری کی متابعت، شعبہ نے کر رکھی ہے۔ صحیح بخاری کتاب المظالم باب اذا خاصم فجر (ح ۲۴۵۹ (۱)

(صحیح بخاری باب الغضب فی الموعظۃ ج ۱ ص ۱۹ (ح ۹۰) اس روایت میں زہیر (وغیرہ) نے سفیان کی متابعت کر رکھی ہے، صحیح بخاری کتاب الاذان باب تخفیف الامام فی القیام...... (ح ۷۰۲ (۲)

(صحیح بخاری باب الوضوء مرۃ مرۃ ج ۱ ص ۲۷ (ح ۱۵۷) سفیان ثوری نے سنن ابی داود میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ الطہارۃ باب الوضوء مرۃ مرۃ (ح ۱۳۸ (۳)

(صحیح بخاری باب البزاق والمخاط ج ۱ ص ۳۸ (۲۴۱) اس روایت میں اسماعیل بن جعفر نے سفیان کی متابعت کر رکھی ہے، صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب حک البزاق بالدین من المسجد (ح ۴۰۵ (۴)

(صحیح بخاری باب الوضوء قبل الغسل ج ۱ ص ۳۹ (ح ۲۴۹) عبدالواحد نے سفیان کی متابعت کر رکھی ہے۔ بخاری کتاب الغسل باب الغسل مرۃ واحدۃ (ح ۲۵۷ (۵)

صحیح بخاری باب التستر فی الغسل عن الناس ج ۱ ص ۴۲ (ح ۲۸۱) اس میں بھی عبدالواحد نے متابعت کر رکھی ہے، حوالہ سابقہ (۶)

(صحیح بخاری باب مباشرۃ الحائض ج ۱ ص ۴۴ (ح ۲۹۹) اس میں سفیان ثوری نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ دیکھئے سنن ابی داود، الطہارۃ باب الوضوء بفضل المراۃ (ح ۷۷ (۷)

(صحیح بخاری باب مایستر من العورۃ ص ۵۳ (ح ۳۶۸) اس میں محمد بن یحییٰ بن حبان نے سفیان کی متابعت کر رکھی ہے۔ صحیح بخاری کتاب البیوع باب بیع المنابذۃ (ح ۲۱۴۶ (۸)

صیح بخاری باب الاذان للمسافر ج ۱ ص ۸۸ (ح ۶۳۰) اس روایت میں یزید بن زریع نے سفیان کی متابعت کر رکھی ہے۔ (۹)

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب اثنان فما فوقہما جماعۃ (ح ۶۵۸

(صحیح بخاری باب السجود علی سبعۃ اعظم ج ۱ ص ۱۱۳ (ح ۸۰۹) اس میں شعبہ وغیرہ نے سفیان کی متابعت کی ہے۔ حوالہ مذکورہ (ح ۸۱۰ (۱۰)

خلاصہ یہ ہے کہ ان ساری روایات میں سماع کی تصریح یا متابعت ثابت ہے والحمدللہ، لہٰذا دیوبندیوں کا اہل حدیث اہل سنت کے خلاف پروپیگنڈا کرنا سرے سے باطل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام](#)

ج2ص315

محدث فتویٰ